پروین فنا سیّد

(۱۹۳۶ء-۲۰۱۰ء)

پروین فنا سیّد کا اصل نام پروین سیّد ہے۔ شاعری کا آغاز کیا تو "فنا" تخلص پسند کیا اور یوں پروین فنا سیّد کے نام سے معروف ہوئیں۔ جائے ولادت لاہور ہے۔ ان کے والدِ گرامی سیّد ناصر حسین رضوی محکمہ جیل خانہ جات میں سپرنٹنڈنٹ جیل تھے اور والدہ کا نام سیّدہ افتخار النسا تھا جو امورِ خانہ داری کی بڑی ماہر خاتون تھیں۔

قیامِ پاکستان کے وقت آپ گورداسپور (مشرقی پنجاب، انڈیا) میں مقیم تھیں جہاں کے ہندو مسلم فسادات نے آپ کے ذہن کو بڑا متاثر کیا جس کے اثرات بعد ازاں آپ کی شاعری میں بھی در آئے۔

آپ نے گوجرانوالہ سے اعلیٰ نمبروں میں میٹرک پاس کیا اور لاہور آکر لاہور کالج برائے خواتین میں پری میڈیکل کلاس میں داخلہ لے لیا۔ ان کی لیڈی ڈاکٹر بننے کی خواہش تھی لیکن انھی دنوں شدید علالت کے باعث وہ اپنے خواب کو شرمندۂ تعبیر نہ کر سکیں کیوں کہ ڈاکٹروں نے انھیں کافی عرصہ تک دماغی کاموں سے دُور رہنے کا مشورہ دیا تھا۔ بہر حال اس کیفیت میں بھی انھوں نے ہمّت نہ ہاری اور ایک سال بعد انٹر میڈیٹ کا امتحان بڑے اچھے نمبروں میں پرائیویٹ طور پر پاس کر لیا۔ بعد ازاں آپ سیّد احمد کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو گئیں۔ شادی کے وقت آپ کے رفیقِ حیات پاک فوج میں آفیسر تھے۔ شادی کے بعد آپ نے لاہور کالج برائے خواتین لاہور ہی سے گریجوایشن کی اور امورِ خانہ داری میں ایسی مصروف ہوئیں کہ مزید تعلیم حاصل کرنے کا خیال ترک کر دیا۔

پروین فنا سیّد کو فنِ مصوّری اور موسیقی میں گہری دل چسپی تھی۔ ان کے فن کا تعارف اس وقت ہوا جب ۱۹۵۸ء میں ریڈیو پاکستان راول پنڈی سے پہلی مرتبہ ان کا کلام نشر ہوا۔

پروین فنا سیّد اپنی ابتدائی دور کی شاعری میں ادا جعفری (۱۹۲۴ء-۲۰۱۵ء) سے متاثر تھیں اور انھی کے رنگ میں شاعری کرتی تھیں۔ بعد میں فیض احمد فیضؔ سے کسبِ فیض کیا اور شاعری میں اصلاح لی تو اپنا رنگِ شاعری اختیار کیا جو تادمِ واپسیں جاری رہا۔

پروین فنا سیّد کی معاصر شاعرات میں کشور ناہید، شبنم شکیل، فہمیدہ ریاض اور پروین شاکر وغیرہ شامل ہیں مگر ان سب شاعرات کی موجودگی میں ان کی الگ تھلگ شناخت ہے۔ ان کی تصانیف میں: "حرفِ وفا"، "تمنا کا دوسرا قدم"، "یقین"، "لہو سرخرو ہے" اور "حیرت" شامل ہیں اور ان کی کلیات بھی شائع ہو چکی ہے۔

Scanned with CamScanner CamScanner

غزل

مقاصدِ تدریس:

(١) ۱۔ طلبہ کو پروین فناسیّد کی ہم عصر شاعرات کے ناموں سے آگاہ کرنا۔
۲۔ طلبہ کو پروین فناسیّد کے فکر و خیال اور اسلوب کے بارے میں رُوشناس کرنا۔
۳۔ طلبہ کو پروین فناسیّد کے کلام کی پسندیدگی کی وجہ بتانا۔
۴۔ طلبہ کو پروین فناسیّد کی اس غزل میں آنے والے قافیے، ردیف اور تراکیب سے آگاہ کرنا۔

کاش طوفاں میں سفینے کو اُتارا ہوتا
(٢) ڈوب جاتا بھی تو موجوں نے اُبھارا ہوتا

ہم تو ساحل کا تصوّر بھی مٹا سکتے تھے
لبِ ساحل سے جو ہلکا سا اشارا ہوتا

تم ہی واقف نہ تھے آدابِ جفا سے ورنہ
ہم نے ہر ظلم کو ہنس ہنس کے سہارا ہوتا

غم تو خیر اپنا مُقدّر ہے، سو اس کا کیا ذکر
(٣) زہر بھی ہم کو بہ صد شوق گوارا ہوتا

(٤) باغباں تیری عنایت کا بھرم کیوں کُھلتا
ایک بھی پھول جو گلشن میں ہمارا ہوتا

(٥) تُم پر اسرارِ فنا، رازِ بقا کُھل جاتے
تُم نے ایک بار تو یزداں کو پکارا ہوتا

(٦) (کُلیاتِ پروین فناسیّد)

مشق

(۱) پروین فنا سید کی اس غزل کے متن کے پیشِ نظر مختصر جواب لکھیں۔

(الف) شاعرہ کو طوفان میں سفینے کو اتارنے کی شدید خواہش کیوں ہے؟

(ب) شاعرہ کس صورت میں ساحل کا تصور مٹا دینے کے لیے تیار ہے؟

(ج) شاعرہ کس حال میں ہر ظلم کے سہارنے کے لیے آمادہ ہے؟

(د) شاعرہ کس صورتِ حال میں بہ صد شوق زہر کو گوارا کرنے کے لیے تیار ہے؟

(ہ) شاعرہ کس کے بھرم کھلنے کی بات کر رہی ہے؟

(۲) غزل کے متن کو مدِ نظر رکھ کر کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ کے ساتھ ملائیں تاکہ درست مصرعے ترتیب پا سکیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
کاش طوفاں میں	کبھی مٹا سکتے تھے
ہم تو ساحل کا تصور	آدابِ جفا سے ورنہ
تم ہی واقف نہ تھے	سو اس کا کیا ذکر
غم تو خیر اپنا مقدر ہے	رازِ جفا کھل جاتے
تم پر اسرارِ فنا	سفینے کو اتارا ہوتا

(۳) اس غزل میں ہم آواز الفاظ: اُتارا، اُبھارا، اِشارا، سہارا، گوارا، ہمارا، پکارا کے الفاظ کس طور پر استعمال ہوئے ہیں؟

(۴) اس غزل میں مطلع کے دونوں مصرعوں اور اس کے بعد آنے والے ہر دوسرے مصرعے میں وہ لفظ کیا ہے جو مِن و عَن دہرایا جاتا ہے اور اُسے اصطلاح میں کیا نام دیا جاتا ہے؟

(۵) درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

ساحل	طوفاں	سفینہ	موجوں	تصور

(۶) اس غزل کی درج ذیل تراکیب کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اُن کا مفہوم واضح ہو جائے۔

آدابِ جفا	بہ صد شوق	عنایت کا بھرم	اسرارِ فنا	رازِ جفا

۷۔ اس غزل کے مطلع میں دو [illegible] سے چار الفاظ ایسے ہیں جو متلازم یا گروہی الفاظ کہلا سکتے ہیں؟

۸۔ متن کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں۔

(الف) ڈوب جاتا بھی تو__________نے ابھارا ہوتا

(ب) ہم نے ہر ظلم کو__________کے سہارا ہوتا

(ج) زہر بھی ہم کو__________گوارا ہوتا

(د) ایک بھی پھول جو__________میں ہمارا ہوتا

(ہ) تم نے ایک بار تو__________کو پکارا ہوتا

۹۔ اس غزل کے ان شعروں کی تشریح لکھیں اور متعلقہ صنعت کا حوالہ بھی دیں۔

باغباں تیری عنایت کا بھرم کیوں کُھلتا
ایک بھی پھول جو گلشن میں ہمارا ہوتا

تُم پر اسرارِ فنا، رازِ بقا کُھل جاتے
تُم نے ایک بار تو یزداں کو پکارا ہوتا

سرگرمیاں:

- طلبہ پروین فنا سیّد کی یہ غزل دُرست تلفّظ اور رواں لب و لہجے کے ساتھ کلاس میں پڑھیں۔
- طلبہ لائبریری سے پروین فنا سیّد کا کلیات حاصل کریں اور اُن کی کوئی اور مترنّم غزل دوستوں کو سُنائیں۔
- طلبہ اس غزل کے مطلع اور مقطع کو اپنی کاپی میں لکھیں۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ طلبہ کو پروین فنا سیّد کی اس غزل میں زبان اور فکر و خیال کی خوبیوں سے آشنا کریں۔

۲۔ اساتذہ طلبہ کو پروین فنا سیّد کے علاوہ ان کی دیگر ہم عصر شاعرات سے متعارف کرائیں۔

۳۔ اساتذہ طلبہ کو اس غزل میں آنے والے استعاروں کی وضاحت مثالوں سے سمجھائیں۔

۴۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا تصور غزل کا اہم موضوع ہے۔

Scanned with CamScanner